عیب نہ ہونے کی شرط پر گاڑی خریدی اور بعد میں عیب ظاہر ہوا، تو حکم

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: Sar-8991 تاریخ: 29-07-2024

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ میں رینٹ پر کار چلاتا ہوں، میں نے زید سے 58،00،000 میں ایک کار Total Genuine کی گارنٹی پر خریدی، کچھ دن بعد میں نے مکینک سے چیک کروائی، تو اس کے دو دروازے پینٹ شدہ نکلے، لیکن میری گاڑی اگلے چھ دنوں کے لیے شادیوں کے سلسلہ میں رینٹ پر بک تھی، اس سے فارغ ہو کر میں نے زید کو واپس کرنا چاہی، تو زید نے واپس لینے سے انکار کر دیا اور کہا آپ کو جب معلوم ہوا تھا، تو فوراً واپس کرتے، اب اتنی چلانے کے بعد میں واپس نہیں لوں گا۔ پوچھنا یہ ہے کہ شرعی اعتبار سے میں یہ گاڑی زید کو زبردستی واپس کر سکتا ہوں یا نہیں؟ نیز گاڑی کا پینٹ شدہ ہونا عیب ہے یا نہیں؟ اگر عیب ہے تو پینٹ ہونے سے گاڑی کی قیمت میں جو کمی ہوتی ہے، اتنی قیمت میں واپس لے سکتا ہوں یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

دریافت کی گئی صورت میں آپ زید کو نہ تو گاڑی واپس کر سکتے ہیں اور نہ ہی گاڑی کے پینٹ ہونے کے عیب سے جو قیمت میں نقصان ہوا ہے، وہ واپس لے سکتے ہیں۔

تفصیل یہ ہے کہ شریعت کی نظر میں جو چیز تاجروں کے عرف میں قیمت میں کمی کا سبب بنے وہ عیب کہلاتی ہے، گاڑی کا پینٹ ہونا، اس کی قیمت میں کمی کا سبب بنتا ہے، لہذا یہ ایک عیب ہے اور شریعت

نے عیب کی وجہ سے چیز واپس کرنے کا خریدار کو اختیار دیا ہے، بشرطیکہ خریدار نے عیب پر مطلع ہو کر فوراً چیز واپس کر دی ہو، استعمال نہ کی ہو اور اگر خریدار عیب پر مطلع ہونے کے باوجود شے میں مالکانہ تصرف کرتا رہا، تو اب اسے چیز واپس کرنے یا نقصان وصول کرنے کا اختیار نہیں ہے، کیونکہ عیب پر مطلع ہونے کے بعد شے میں مالکانہ تصرف کرنا، عیب پر راضی ہونے کی دلیل ہے اور عیب پر راضی ہونا، واپسی اور رجوع کے اختیار کو ساقط کر دیتا ہے اور چونکہ صورتِ مسئولہ میں آپ گاڑی کے عیب (پینٹ شدہ ہونے) پر مطلع ہو کر رینٹ پر چلاتے رہے، جو کہ آپ کی طرف سے رضا ہے، لہذا اب آپ گاڑی واپس یا نقصان کی قیمت وصول نہیں کر سکتے۔

یاد رہے کہ مبیع (فروخت کی گئی چیز) میں عیب ہو، تو بیچنے والے پر اس عیب کا بتانا واجب ہوتا ہے، لہذا اگر زید کو گاڑی کا پینٹ شدہ ہونا معلوم تھا، پھر بھی Total Genuine کہہ کر فروخت کر دی، تو زید جھوٹ، دھوکا دہی اور عیب چھپانے والے گناہ کبیرہ کا مرتکب ہوا، اس پر فرض ہے کہ فوراً توبہ کرے اور آئندہ گاہک کو سچ بتا کر چیز فروخت کرے۔

شے میں عیب کا علم ہونے کے بعد استعمال کرنے سے واپسی کا اختیار ساقط ہونے کے بارے میں بدائع الصنائع میں ہے: ”الحاصل: أن كل تصرف يوجد من المشترى فى المشترى بعد العلم بالعيب يدل على الرضا بالعيب يسقط الخيار ويلزم البيع ۔۔۔ وإن كان المشترى دارا فسكنها بعد ما علم بالعيب أو رم منها شيئا أو هدم يسقط خياره“ ترجمہ: حاصلِ کلام یہ ہے کہ ہر وہ تصرف جو عیب پر مطلع ہونے کے بعد خریدار کی طرف سے خریدی گئی چیز میں پایا جاتا ہے وہ رضا بالعیب پر دلالت کرتا ہے، جس سے واپسی کا اختیار ساقط ہو جاتا ہے اور بیع لازم ہو جاتی ہے ۔۔۔ اور اگر خرید کردہ مکان میں عیب پر مطلع ہونے کے بعد سکونت اختیار کی یا اس کی مرمت کروائی یا اسے ڈھا دیا، تو اب خریدار کے لیے واپسی کا اختیار ساقط ہو گیا۔ **(بدائع الصنائع، کتاب البیوع، جلد 04، صفحہ 557، مطبوعہ کوئٹہ)**

فتاوی عالمگیری میں ہے: ”الاصل أن المشترى متى تصرف فى المشترى بعد العلم بالعيب

تصرف الملك بطل حقه فی الرد واذا اشتری دابة فوجدبها جرحا فداواها اور کبها لحاجته فلیس له ان یردها "ترجمہ: قانون یہ ہے کہ خریدار نے جب خریدی گئی چیز میں عیب پر اطلاع پانے کے بعد مالکانہ تصرف کیا، تو اس سے واپسی کا حق باطل ہو جائے گا اور جب کسی شخص نے جانور خریدا اور اسے بیمار پایا، اس کا علاج کیا یا اپنے کام کے لیے اس پر سوار ہوا، تو اب خریدار کے لیے جائز نہیں کہ اسے واپس کرے۔

(فتاوی عالمگیری، کتاب البیوع، الباب الثامن، جلد 03، صفحہ 75، مطبوعہ کوئٹہ)

نقصان لینے کا اختیار ساقط ہونے کے بارے میں مبسوط میں ہے: "أن قبل العلم بالعیب لم یصر هو راضيا بالعيب فيرجع بالنقصان وبعد العلم بالعيب يصير هو بالإقدام على هذا الفعل راضيا بالعيب ولا يرجع بالنقصان "ترجمہ: عیب پر مطلع ہونے سے پہلے (کام کرنے سے) عیب پر راضی ہونا قرار نہیں دیا جائے گا اور عیب پر مطلع ہونے کے بعد اس فعل پر اقدام کرنے سے عیب پر راضی ہونا قرار دیا جائے گا اور خریدار رجوع بالنقصان نہیں کرے گا۔

(المبسوط للسرخسی، جلد 13، صفحہ 99، مطبوعہ دار المعرفہ، بیروت)

محیط برہانی میں ہے: "والرضا بالعيب يسقط حق المشتري في الرد وفي الرجوع بنقصان العيب "ترجمہ: عیب پر راضی ہونا عیب زدہ چیز کو واپس کرنے اور رجوع بالنقصان کرنے میں خریدار کے حق کو ساقط کر دیتا ہے۔ **(محیط برھانی، جلد 06، صفحہ 564، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)**

رجوع بالنقصان کی تفسیر بیان کرتے ہوئے صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی لکھتے ہیں: "یہ جابجا کہا گیا ہے کہ عیب سے جو نقصان ہے وہ لے گا، اس کی صورت یہ ہے کہ اس چیز کو جانچنے والوں کے پاس پیش کیا جائے، اس کی قیمت کا وہ اندازہ کریں کہ اگر عیب نہ ہوتا، تو یہ قیمت تھی اور عیب کے ہوتے ہوئے یہ قیمت ہے، دونوں میں جو فرق ہے وہ مشتری بائع سے لے گا، مثلاً: عیب ہے، تو آٹھ روپے قیمت ہے نہ ہوتا، تو دس روپے تھی دو روپے بائع سے لے۔"

(بہار شریعت، جلد 02، صفحہ 689، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

عیب کی تعریف کے متعلق فتاوی ہندیہ میں ہے: "قال القدوری في كتابه: كل ما يوجب

نقصانا فی الثمن في عادة التجار فهو عیب وذکر شیخ الإسلام خواھر زادہ :ان ما یوجب نقصانا في العین من حیث المشاھدۃ والعیان کالشلل في اطراف الحیوان، والھشم في الاواني او یوجب نقصانا في منافع العین فھو عیب وما لا یوجب نقصانا فیھما یعتبر فیه عرف الناس ان عدوہ عیبا کان عیبا والا لا ھکذافي المحیط" ترجمہ: امام قدوری نے اپنی کتاب میں فرمایا کہ ہر وہ چیز جو عادتِ تجار میں ثمن میں کمی کا سبب ہو، تو وہ عیب ہے اور شیخ الاسلام خواہر زادہ نے بیان کیا کہ ہر وہ چیز جو دیکھنے میں عین کے اندر نقصان کو لازم کرے جیسا کہ حیوان کے اعضاء کا بیکار ہونا اور برتنوں کا ٹوٹا ہوا ہونا، یا پھر عین کے منافع میں نقصان کا سبب ہو، تو وہ عیب ہے اور جو ان دونوں میں نقصان کا سبب نہ ہو، تو اس میں لوگوں کے عرف کو دیکھا جائے گا، اگر لوگ اس کو عیب شمار کرتے ہیں، تو وہ عیب ہو گا، ورنہ نہیں، ایسے ہی محیط برہانی میں ہے۔ **(فتاوی عالمگیری، کتاب البیوع، جلد3، صفحہ72، مطبوعہ کراچی)**

بغیر بتائے عیب دار چیز فروخت کرنے کے ناجائز ہونے کے بارے میں سنن ابن ماجہ میں ہے: "عن عقبة بن عامر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم یقول المسلم اخو المسلم ولا یحل لمسلم باع من اخیه بیعا فیه عیب الا بینه له" ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو فرماتے ہوئے سنا کہ مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے اور جب مسلمان اپنے بھائی کے ہاتھ ایسی چیز بیچے جس میں عیب ہو، تو جب تک وہ عیب بیان نہ کر دے، تو اسے بیچنا حلال نہیں۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب التجارات، جلد01، صفحہ162، مطبوعہ کراچی)

المعجم الکبیر میں ہے: "عن واثلة بن الاسقع قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم یقول من باع عیبا لم یبینه لم یزل فی مقت اللہ او قال لم تزل الملائکة تلعنه" ترجمہ: حضرت واثلہ بن اسقع رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو فرماتے ہوئے سنا: جو شخص عیب زدہ چیز کو بغیر عیب بتائے بیچے، وہ ہمیشہ اللہ کے غضب میں رہتا ہے، یا فرمایا: اس پر ہمیشہ فرشتے لعنت بھیجتے ہیں۔ **(المعجم الکبیر للطبرانی، جلد22، صفحہ65، مطبوعہ قاھرہ)**

بہارِ شریعت میں ہے:”مبیع میں عیب ہو، تو اس کا ظاہر کر دینا بائع (بیچنے والے) پر واجب ہے ، چھپانا حرام و گناہِ کبیرہ ہے۔یوہیں ثمن کا عیب مشتری پر ظاہر کر دینا واجب ہے۔“

(بہار شریعت، جلد02، صفحہ673، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

جھوٹ بولنے والے پر اللہ کی لعنت ہونے کے بارے میں قرآن مجید میں ہے:﴿ لَّعۡنَتَ اللّٰهِ عَلَى الۡكٰذِبِيۡنَ﴾ترجمہ کنز الایمان:”جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ڈالیں۔“ **(القرآن،سورۃ آل عمران،آیت61)**

رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:”ایاکم والکذب،فانہ مجانب الایمان“ترجمہ:اور جھوٹ سے بچو، کیونکہ یہ ایمان کے مخالف ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الادب، جلد5، صفحہ236، مکتبۃ الرشد، الریاض)

دھوکا دینے کی ممانعت کے بارے میں حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے:”ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من حمل علینا السلاح فلیس منا ومن غشنا فلیس منا“ترجمہ: رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا جس نے ہم پر اسلحہ اٹھایا، وہ ہم میں سے نہیں اور جس نے ہمیں دھوکا دیا، وہ بھی ہم میں سے نہیں۔

(صحیح المسلم، کتاب الایمان، جلد01، صفحہ70، مطبوعہ لاھور)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

الجواب صحیح

مفتی محمد قاسم عطاری

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

عبدالرب شاکر عطاری مدنی

22محرم1446ھ/29جولائی2024ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے